بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر صاحب انچارج شعبہ تصنیف مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 17 شمارہ نمبر 06 ماہ احسان 1391 ہجری شمسی بمطابق جون 2012ء

قرآن کریم

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ۔ (ال عمران:104)

ترجمہ:

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

حدیث مبارکہ

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ”تَرَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِیۡ تَرَاحُمِہِمۡ وَ تَوَادِّہِمۡ وَتَعَاطُفِہِمۡ کَمَثَلِ الۡجَسَدِ اِذَا اشۡتَکٰی عُضۡوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ جَسَدِہٖ بِالسَّہَرِ وَالۡحُمّٰی“

(بخاری کتاب الادب ،باب رحمۃ الناس والبھائم)

ترجمہ:

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ”تو مومنوں کو آپس کے رحم، محبت اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی مانند پائے گا۔ جب جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس کے لئے بے چین ہو کر بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا...... بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ ۳۰۷۔۳۰۸)

حدیث وتشریح

ہر حکمت کی بات مؤمن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "کَلِمَةُ الْحِکْمَةِ ضَالَّةُ الْمُوْمِنِ فَحَیْثُ مَاوَجَدَ هَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا"

(ترمذی)

ترجمہ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ''حکمت اور دانائی کی بات تو مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے اسے چاہئے کہ جہاں بھی اسے پائے لے لے۔کیونکہ وہی اس کا بہتر حقدار ہے۔''

تشریح: یہ لطیف حدیث ---علم کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ بتاتی ہے علم ایسی چیز نہیں ہے کہ وہ صرف درس گاہوں میں شامل ہوکر یا مسجد کے خطبات سن کر یا عالموں کی مجلس میں بیٹھ کر یا اخبار پڑھ کر یا کتابوں کا مطالعہ کر کے ہی حاصل ہو سکے۔بلکہ وہ ایک بہت وسیع چیز ہے جسے آنکھیں اور کان کھول کر زندگی گزارنے والا انسان صحیفۂ عالم کی ہر تختی سے حاصل کر سکتا ہے۔علم کا شوق رکھنے والے انسان کے لئے زمین وآسمان اور سورج وچانداور ستارے وسیارے اور جنگل و پہاڑ اور دریا وسمندر اور شہر و ویرانے اور دیوانے و فرزانے اور انسان وحیوان اور مردو عورت اور بچے و بوڑھے اور جاہل و عالم اور دوست ودشمن سب ایک کھلی ہوئی کتاب ہیں جن سے وہ اپنی استعداد اور اپنی کوشش کے مطابق علم کے خزانے بھر سکتا ہے۔اس لئے ہمارے آقا (فداہ نفسی) ﷺ فرماتے ہیں۔کہ علم وحکمت کی بات مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہے۔اسے چاہئے کہ جہاں بھی اسے پائے لے لے۔اور اپنے دل و دماغ کی کھڑکیوں کو اس طرح کھول کر رکھے کہ کوئی علمی بات جو اس کے سامنے آتی ہے۔اس کے دل و دماغ کے خزانہ میں داخل ہونے سے باہر نہ رہے۔یہ وہ علم کی وسعت ہے جس کی طرف یہ حدیث اشارہ کررہی ہے۔اورحق یہ ہے کہ انسان کے دل ودماغ کی کھڑکیاں کھلی ہوں۔تو بسا اوقات ایک عالم انسان ایک بچہ سے بھی علم حاصل کر سکتا ہے۔چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے ایک بچے کو بارش اور کیچڑ میں بھاگتے ہوئے دیکھا۔اور اسے آواز دی کہ میاں بچے ذرا سنبھل کر چلو تا ایسا نہ ہو کہ گرِ جاؤ۔بچے نے گھوم کر جواب دیا۔امام صاحب آپ اپنی فکر کریں۔کیونکہ میں تو ایک معمولی بچہ ہوں۔اگر میں گرِا تو میرے گرنے کا اثر صرف میری ذات تک محدود رہے گا۔لیکن آپ دین کے امام ہیں اگر آپ پھسلے تو قوم کی خیر نہیں۔امام صاحب کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی فوراً فرمایا۔کہ اس بچہ نے تو آج مجھے بڑا قیمتی سبق دیا ہے۔

اس حدیث کے تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو اس حدیث میں ضالة (کھوئی ہوئی چیز) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔اس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ ایک مسلمان کو جو بھی حکمت اور دانائی کی بات نظر آتی ہے۔وہ خواہ اسے پہلے سے معلوم ہو یا نہ ہو۔درحقیقت اس کا بیج اسلام میں موجود ہوتا ہے اور اسی لئے اسے ضالة کہا گیا ہے تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ چیز حقیقۃً مومن کی اپنی تھی مگر اس کی نظر سے اوجھل رہ کر اس کے قبضہ سے باہر رہی اس صورت میں مومن کا یہ حق ہے کہ اسے جب بھی ایسی چیز ملے۔وہ اسے فوراً لے لے۔اس لئے نہیں کہ اسے کسی دوسرے کی چیز کے اڑا لینے کا موقع میسر آ گیا۔بلکہ اس کے لئے کہ اسِے اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز واپس مل گئی ہے۔اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ضالة کے بعد یہ الفاظ فرمائے ہیں کہ فھو احق بھا 'یعنی مومن ہی اس چیز کا زیادہ حقدار ہے'' خواہ وہ بظاہر دوسرے کے قبضہ میں ہو۔اور

بقیہ صفحہ نمبر ۴ کالم ۱

مشعلِ راہ

جلسہ کا ایک بہت بڑا مقصد تعلق باللہ پیدا کرنا ھے

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 22 جولائی 2011 کو فرمایا۔

''جلسے کا ایک بہت بڑا مقصد تعلق باللہ پیدا کرنا ہے۔اس لئے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے،کارکنان بھی اور مہمان بھی ہمیشہ یادرکھیں کہ اس تعلق کو پیدا کرنے کے لئے اپنی نمازوں اور نوافل کی طرف بہت توجہ دیں،دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں کہ انہی میں ہمارے مسائل کا حل ہے۔صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس بارے میں کیا نمونے ہوتے تھے،کس طرح ذوق وشوق سے وہ نمازیں ادا کیا کرتے تھے اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔

حضرت عطا محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد نتھے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کی یہ ایک برکت تھی کہ باوجودیکہ میں بچہ تھا لیکن نماز میں کھڑے ہوتے ہی رقت طاری ہوجاتی اور آنسو بند نہ ہوتے تھے کہ سلام پھر جاتا اور نماز ختم ہو جاتی۔غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی اللہ،جری اللہ فی حلل الانبیاء کی زیارت کا موقع بخشا۔یہ ایک فضل عظیم ہے جو اس نے مجھ پر کیا۔ورنہ میں نے اپنے نانا جان کو ترستے اور روتے سنا تھا کہ نہ معلوم کہ مہدی علیہ السلام کا زمانہ کب آئے گا؟اس نے ہم پر فضل کیا،ہمیں اس کی زیارت کا شرف بخشا۔الحمد للہ رب العالمین۔اور حضور کے ہزاروں نشان دیکھے جس سے حضور کی نبوت ثابت ہوتی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ حضور اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۶۷ غیر مطبوعہ)

پس ہم وہ لوگ ہیں جن کو گو آپؑ کی زیارت کا شرف تو حاصل نہیں ہوا لیکن آپ کے دعاوی پر ایمان لانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو پورا کرنے والے بنے۔پس اپنی نمازوں اور نوافل میں بھی ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتے ہوئے ان دنوں میں نمازوں اور نوافل میں سوزوگداز پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسیح موعود کو ماننے والا بنایا،اس کی توفیق عطا فرمائی اور پھر آج کل کا دور جو ہے جس میں مخالفینِ احمدیت اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں،انفرادی اور اجتماعی دعائیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہی ہے جو ان کا توڑ ہے اور اس طرف آج کل بہت زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک بات یہ بھی یادرہے کہ جلسے پر لوگ آتے ہیں،میل ملاقات بھی ہوتی ہے،بعض لمبے عرصے کے بعد ایک دوسرے کو ملتے ہیں،بعض دفعہ نئی واقفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔پھر خواہش ہوتی ہے کہ مل بیٹھیں ذرا مزید معلومات حاصل کریں ،لیکن اس کے لئے جلسے کی کارروائی کے بعد وقفوں میں بیشک بیٹھیں اپنی مجلس لگائیں لیکن ان میں بھی اِدھر اُدھر کی فضول گفتگو کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر ہو۔بہت سارے پیارے ہیں جو رخصت ہوئے،ان کا بھی ذکر ہو،ان کی نیک یادوں کا ذکر ہو۔بعض نیک واقعات کا ذکر بعض کے نئے رستے بھی ان دنوں میں قائم ہوتے ہیں تو اس وجہ سے بھی خاص طور پر بیٹھنا پڑتا ہے۔عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ صرف وقفے کے دوران باتیں کریں اور چاہے وہ اجتماعی قیامگاہیں ہیں یا وقفہ ہے یا گھروں میں ہیں،تو پھر وہاں بھی باتیں ایک حد تک ہونی چاہئیں۔بعض دفعہ لوگ ساری ساری رات جاگتے ہیں اور پھر صبح کی نماز بھی ضائع ہوجاتی ہے۔پس اتنا نہ جاگیں کہ رات کو نوافل اور فجر کی نماز ضائع ہوجائے بلکہ خاص اہتمام سے گھروں میں بھی اور جہاں بھی ٹھہرے ہوئے ہیں تہجد کا اہتمام ہونا چاہئے۔تبھی روحانی ماحول سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 12 اگست 2011 تا 18 اگست 2011)

جلسہ سالانہ

غرض و غایت، حکمت، برکات

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے بابرکت دور میں فرمایا اور قادیان میں ہر سال جلسہ کے انعقاد کی اطلاع احباب جماعت کو ایک اشتہار کے ذریعے دی۔ اس میں آپؑ نے جلسہ کے اغراض و مقاصد، اسکی اہمیت اور اس میں شامل ہونی کی برکات کا ذکر فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی بُرہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آ. کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقرر پر حاضر ہو سکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ ردسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیں دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اِس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز اُن دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے ان کی خشکی اور اجنبیّت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلادقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تا کہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کیلئے اپنی آئندہ زندگی کیلئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا اپنی حد اختیار سے باہر ہو جائے۔ اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا۔ اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض لِلّٰہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد۴، صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۳)

اسی طرح فرمایا:

’’۔۔۔اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔۔۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱)

’’۔۔۔اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔۔۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۱)

’’۔۔۔سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا اور ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔۔۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

دسمبر ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے بہت اظہار افسوس کیا اور فرمایا:

’’ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔‘‘

اور فرمایا:

’’جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مُبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے، تو ہمارے مُہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر زرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہیے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سُنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یُوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں، یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے اُن کے دلوں میں ڈالا ہے کہ اُن کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۱)

اسی طرح فرمایا:

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔۔۔۔‘‘

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۹۴)

Vol. 17 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 06

,Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, , Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

بقیہ صفحہ نمبر۲ کالم۲ اگر غور کیا جائے تو حقیقۃً ہر علم و حکمت کی چیز کا اصل الاصول اسلام میں موجود ہے۔ جیسا کہ خود قرآن شریف فرماتا ہے فیھا کتب قیمہ یعنی ہر دائمی صداقت جو انسان کے کام کی ہے وہ قرآن میں موجود ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت تھوڑے لوگ ایسے ہیں جو غور کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھی جو کچھ حدیث میں فرمایا ہے وہ بھی دراصل قرآن ہی کی تفسیر ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ آپ کی نظر جہاں پہنچی ہے وہاں کسی اور کی نہیں پہنچی اور نہ پہنچ سکتی ہے۔ آپ نے خدائی تائید و نصرت سے قرآن کے مستور اشاروں کو حدیث کے منشور اوراق پر سجا کر رکھ دیا ہے لیکن اس مادی عالم کی طرح جو حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرتا آیا ہے۔ قرآن بھی درحقیقت ایک روحانی عالم ہے جس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اور اسی لئے اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ ’’یعنی ہمارے پاس (قرآن میں) ہر قسم کے روحانی اور علمی خزانے موجود ہیں مگر ہم انہیں ایک فیصلہ شدہ اندازے کے مطابق صرف حسبِ ضرورت ظاہر کرتے ہیں‘‘ پس اس میں کیا شک ہے کہ دراصل ہر علم و حکمت کی چیز مومن کی ضالۃ ہے۔ کیونکہ اس کا بیج قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مومن کا اپنا خزانہ ہے۔ خواہ کوئی شخص اس کے اندر کے ذخیروں پر آگاہ ہو یا نہ ہو۔ کاش دنیا قرآن کے مقام کو سمجھے اور کاش دنیا حدیث کے ان جواہر پاروں کی قدر بھی پہچانے جو ہمارے آقا نے قرآن کی کان سے نکال کر ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔

(چوالیس جواہر پارے صفحہ نمبر ۱۱۵ تا ۱۱۸)

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے
دِلبر کی مرنے والوں پہ ہر دَم نگاہ ہے

ناپاک زندگی ہے جو دُوری میں کٹ گئی
دیوار زُہدِ خشک کی آخر کو پَھٹ گئی

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اَسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

اَے کِرم خاک! چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اِسی سے دخل ہو دارالوِصال میں

چھوڑ و غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولےٰ اسی میں ہے

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عِفّت جو شرطِ دِیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

درثمین

جماعتی سرگرمیاں

اسلام نمائش

جماعت **Freiburg**: مورخہ ۱۲ تا ۱۵ اپریل اسلام نمائش کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت نے اس کے ۱۵۰۰۰ ہزار دعوت نامے تقسیم کئے اور اور شہر میں چھپنے والے اخبارات میں دو مرتبہ خبر بھی شائع کروائی۔ اس پروگرام کے سلسلہ میں پہلے دن مورخہ ۱۲ اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ جس میں تین بڑے مذاہب کے نمائندوں نے شمولیت کی۔ اس پروگرام میں ۵۱ مہمان شامل ہوئے۔ مورخہ ۱۳ اپریل کو Frau im Islam کے موضوع پر شام ساڑھے چھ بجے ایک لیکچر کا انتظام تھا۔ اس پروگرام میں ۸۸ مہمانوں نے شرکت کی۔ مورخہ ۱۴ اپریل کو اسلام کی امن کی تعلیم پر لیکچر دیا گیا اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس میں مہمانوں کی تعداد ۶۹ تھی۔ مورخہ ۱۵ اپریل کو بھی مختلف قومیتوں کے ۱۷۱ افراد نے نمائش سے استفادہ کیا۔ اس موقع پر فلائر بھی بڑی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اس طرح چاروں دنوں میں ۳۷۹ مہمانوں نے نمائش سے استفادہ کیا۔ اس نمائش میں تبلیغی سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ جس سے ۱۸۸ مہمانوں نے ۵۱۷ کتب مطالعہ کے لئے حاصل کیں۔ اور ۷۶ افراد نے گیسٹ بک پر اپنے تاثرات درج کئے۔

جماعت **Köln**: مسجد بیت النصر کولن میں مورخہ ۱۸ سے ۲۶ اپریل تک اسلام اور قرآن کریم کی نمائش لگائی۔ لوگ اوسطاً ۱۲ کے قریب روزانہ آتے رہے۔ اس پروگرام کے دوران مورخہ ۲۶ اپریل کو Islam, eine friedliche Religion کے موضوع پر لیکچر کا بھی اہتمام کیا۔ اس تقریب میں مہمانوں کی حاضری ۲۵ تھی۔

جماعت **Frankenberg**: مورخہ ۲۳ تا ۲۵ اپریل کو جماعت نے دو سکولوں کے درمیان کلچرل ہال میں اسلام کی نمائش کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر ۲۵ مہمان شامل تھے۔ شام کو اسلام میں عورت کے مقام پر لیکچر بھی دیا۔ جس کے بعد دو گھنٹہ تک سوال و جواب بھی ہوئے۔ اس موقع پر ۱۰ جرمن شامل ہوئے۔ دوسرے دن ۱۳ مہمان تشریف لائے۔ مورخہ ۲۵ اپریل کو سکول کی تین کلاسس کے علاوہ ۲۳ دوسرے مہمانوں نے بھی نمائش کا وزٹ کیا۔ اس دن Frieden کے موضوع پر لیکچر دیا اس موقع پر ۱۲ جرمن مہمان موجود تھے۔ جن کے ساتھ رات ساڑھے نو بجے تک سوال و جواب ہوتے رہے۔

جماعت **Augsburg**: مورخہ ۱۴ تا ۲۲ اپریل کو امن کے نام پر اسلام کی نمائش لگائی۔ جس میں جماعت کا تبلیغی سٹال بھی لگایا۔ اس موقع پر احباب جماعت نے مل کر ۹۰۰۰ فلائر بھی تقسیم کئے۔ اور ۹۴۰۰۰ مہماں جنہوں نے اس نمائش کا وزٹ کیا۔ جماعت کے موٹو کو بہت سراہا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

جماعت **Nidda**: مورخہ ۲۵ اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ اس پروگرام کے لئے ۳۰۰۰ ہزار دعوت نامے تقسیم کئے اور اخبارات میں بھی اشتہار دیا۔ اس موقع پر تبلیغی سٹال بھی لگایا اس پروگرام میں کل حاضری ۴۵ تھی جس میں ۳۰ مہمان شامل تھے۔

جماعت **Buxtehude**: مورخہ ۱۶ اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ جس میں شہر کے برگر ماسٹر اور عورتوں کی تنظیم کی صدر اور مختلف سیاسی راہ نماؤں سمیت ۷۸ افراد نے شمولیت کی۔ جماعت کی طرف سے مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب نے شمولیت کی۔

جماعت **Bremen**: مورخہ ۲۵ اپریل کو ناصر مسجد میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ جماعت کا تعارف کروایا گیا اس پروگرام میں حاضری ۵۰ تھی۔

جماعت **Mühlheim(Ruhr)**: مورخہ ۲۸ اپریل کو AWO کے تعاون سے شہر Essen میں انٹر ریلیجیوز ڈائیلاگ کا پروگرام کیا گیا۔ اس پروگرام کا موضوع Mensch,Gesellschaft,Religion رکھا گیا۔ یہ پروگرام ۲ گھنٹہ جاری رہا۔ اس پروگرام میں ۱۱۶ حاضری تھی۔

لوکل امارت **Riedstadt**: مورخہ ۱۴ اپریل کو مسجد عزیز میں ایک امن کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس کا موضوع عالمی امن کے لئے اپنی اپنی تجاویز دیں تھا۔ اس پروگرام میں جماعت کے علاوہ مختلف سیاسی پارٹیوں اور چرچ کے علاوہ عیسائی تنظیموں کے ۱۵ مقررین نے خطاب کیا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب فرمودہ ۱۴ جون ۲۰۱۱ کا خلاصہ پڑھ کر سنایا گیا جو کہ آپ نے شہر ہمبرگ کے بلدیہ ہال میں دیا تھا۔ اور مکمل خطاب کی کاپیاں سب کو ساتھ لے جانے کے لئے دیں۔ اسی طرح لوکل امیر صاحب نے مقررین کو قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب پیغام صلح کا جرمن ترجمہ بھی تحفۃً دیا۔ اس موقع پر مہمانوں کی حاضری ۶۰ تھی جن میں نصف غیر از جماعت مہمان شامل تھے۔

جماعت **Stade**: مورخہ ۴ اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ اس پروگرام کے لئے احباب جماعت نے دعوت نامے تقسیم کئے اور اخبارات میں بھی اس کی تشہیر کی۔ اس پروگرام کا موضوع Die Person des Göttlichen Wesens رکھا گیا۔

جماعت **Buxtehude**: مورخہ ۱۶ اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ جس میں موضوع Menschen Recht im Religion تھا۔ اس میں کل ۹۶ مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ۷۸ جرمن شامل ہیں۔

جماعت **Grünberg**: مورخہ ۲۶ اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ جس میں مقامی برگر ماسٹر نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر ایک تبلیغی سٹال بھی لگایا۔ جس سے مہمانوں نے ۵۰ کے قریب کتب بھی مطالعہ کے لئے حاصل کیں۔